بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۹ صلح ۱۳۴۳ھش ۳ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۱۹ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۸ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"رات نیند آگئی تھی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۸ جنوری۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور خطبہ میں رمضان کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈال کر اپنی اس تحریک کا پھر اعادہ کیا کہ احباب پورے عزم اور تہید کے ساتھ رمضان کے بابرکت ایام میں رات کو روزانہ دو نفل ادا کرکے ان میں خاص طور پر غلبہ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کریں۔

— ربوہ ۱۸ جنوری۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن ضعف تاحال بہت زیادہ ہے۔ احباب آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے

اس سے ہر قسم کے ہم و غم دور ہوتے اور مشکلات حل ہوتی ہیں

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اطمینان و سکینتِ قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شریعت کے مقابلہ میں بنا دی ہوئی ہے۔ مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے مگر میں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان وظائف اور اوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ میں نے مولوی صاحب سے سنا ہے کہ بعض گدی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں۔ میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالےٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے فرمایا ہے اقم الصلوٰۃ لذکری۔" (الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء)

جماعتہائے احمدیہ کے جملہ بھائیوں اور بہنوں کے نام
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پیغام
"رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں دعائے خاص کی التجا"

ربوہ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آج مورخہ ۲ رمضان المبارک کی صبح کو ربوہ سے لاہور تشریف لے جا رہی ہیں۔ روانگی سے قبل آپ نے جماعت ہائے احمدیہ کے جملہ بھائیوں اور بہنوں کے نام حسب ذیل پیغام ارسال فرمایا ہے:۔

تمام احباب جماعت کیلئے بعد السلام علیکم یہ پیام ہے کہ تمام بھائی بہنوں کو دعاؤں میں برابر یاد رکھتی ہوں اور لکھنے والے نہ لکھنے والے سب کے تمام مقاصد اور دینی دنیوی روحانی جسمانی حسنات و برکات کے عطا ہونے کی دعا کرتی ہوں ہمیشہ — ماہ رمضان المبارک شروع ہے۔ سب دور و نزدیک کے بھائی بہنوں اور صحابہ و درویشان سے ان ایام میں اپنے لئے اور اپنی اولادوں کے لئے دعائے خاص کی التجا ہے۔ جس طرح میرا دل بفضلہ تعالےٰ سب کو یاد رکھتا ہے وہ بھی مجھے اور میری اولادوں کو نہ بھولیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ والسلام

مبارکہ

مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا مبارک سلسلہ شروع ہوگیا

ربوہ ۲ رمضان (مطابق ۱۸ جنوری)۔ کل مورخہ یکم رمضان المبارک کو مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹ رمضان تک جاری رہے گا۔ درس کا آغاز کل نماز جمعہ کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے کیا۔ آپ ۵ رمضان تک سورہ فاتحہ سے سورہ مائدہ تک درس دیں گے۔ درس نماز ظہر کے بعد سوا بجے شروع ہو کر پونے چار بجے سہ پہر تک (باقی صفحہ ۷ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹؍جنوری ۶۲ء

مسلمانوں کی کامیابی کا راز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام جو یہ ایمانی قوت لے کر آیا تھا بہت ضعیف ہو گیا ہے اور عام طور پر مسلمانوں نے محسوس کر لیا ہے کہ وہ کمزور ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ آئے دن جلسے اور مجلسیں ہوتی رہتی ہیں اور نت نئی انجمنیں بنتی جاتی ہیں۔ جن کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ اسلام کی حمایت اور امداد کے لئے کام کرتی ہیں مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ان مجلسوں میں قوم قوم تو پکارتے ہیں۔ قومی ترقی قومی ترقی کے گیت گاتے ہیں لیکن کوئی مجھ کو یہ بتائے کہ کیا پہلے زمانے میں جب قوم بنی تھی وہ یورپ کے اتباع سے بنی تھی؟ کیا مغربی قوموں کے نقشِ قدم پر چل کر انہوں نے ساری ترقیاں کی تھیں۔ اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی، تو بے شک گناہ ہو گا اگر ہم اہلِ یورپ کے نقشِ قدم پر نہ چلیں۔ لیکن اگر ثابت نہ ہو۔ اور ہرگز ثابت نہ ہو گا پھر کس قدر ظلم ہے کہ اسلام کے اصولوں کو چھوڑ کر، قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا۔ ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۶۔۱۵۷)

اس عبارت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کو حقیقی کامیابی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ ایک مسلمان خواہ دنیا کے کاموں میں کس قدر ترقی کر جائے لیکن اگر وہ اس کے عوض اپنا ایمان ضائع کر دے دوسرے لفظوں میں ایک شخص مسلمان تو کہلاتا ہو مگر اسلام پر عامل نہ ہو تو گو ساری دنیا کی دولت ان کو حاصل ہو جائے وہ مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں۔

آج جو کمزوریاں مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں اور جن کی وجہ سے وہ دنیا میں تکلیفیں اٹھا رہے ہیں اور ان کا کوئی وقار اقوامِ عالم میں نہیں رہا تو اس کی وجہ یہی ہے کہ گو وہ دنیا کے کاموں میں سر سے پاؤں تک ڈوب جائیں مگر چونکہ ان کا اسلام پر عمل نہیں رہا اقوامِ عالم کے روبرو بھی ان کا کوئی وزن نہیں رہا۔ اسلئے محض دنیوی کاموں میں ترقیاں ان کو وہ مقام نہیں دے سکتیں جو ان مسلمانوں کو حاصل ہوا تھا جو صحابہ کرام کہلاتے ہیں۔ جب صحابہ نبی علیہ الصلوٰۃ ایمان میں پختہ ہو گئے تو دنیا بھی ان کے قدموں پر نثار ہو گئی مگر افسوس ہے کہ بعد میں مسلمانوں نے اپنی ترقی کا معیار دنیوی جاہ و حشمت اور دولت و حکومت کو بنا لیا اور اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنے میں سست ہو گئے۔ اور اگرچہ ایک عرصہ تک دنیا کی طاقت ان کے قبضہ میں رہی تاہم جب ان کا تمام انحصار دنیوی طاقتوں پر آ رہا اور ان سے بڑی دنیوی طاقتوں سے ان کا ٹکراؤ ہوا تو وہ شکست کھا گئے۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو لوگ دنیوی طاقت میں مسلمانوں سے بڑھ گئے ہیں وہ جہاں جہاں بھی موقع پاتے ہیں مسلمانوں کو دبائے چلے جاتے ہیں۔ اور مسلمان سمجھتے ہیں کہ یہ اس لئے ہے کہ وہ دنیوی ترقیوں میں دوسری قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ بات بے شک صحیح ہے لیکن اس کا علاج دو طرح ہی ہو سکتا ہے۔ ایک یہ کہ ہم بھی دین کا خیال ترک کر کے ان قوموں کی طرح صرف دنیا کے ہو رہیں اور ان کی طرح مادی ترقیوں کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیں۔ تاہم یہ طریق جتنا خوشنما نظر آتا ہے اتنا ہی عملاً مشکل ہے۔ مغربی اقوام اس زمانہ میں مادی ترقی کے جس نقطۂ معراج تک پہنچ چکی ہیں ان کا مقابلہ وہ قومیں نہیں کر سکتیں جو اب ان کے نقشِ قدم پر چل کر ان کی برابری کی خواہشمند ہیں۔ وہ سینکڑوں سال آگے نکل گئی ہوئی ہیں۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیمات کو اپنا حرزِ جان بنا لیں۔ ایمان میں وہ کمال حاصل کر لیں جو صحابہ کرامؓ کو حاصل ہوا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے اس سے الگ کوئی راہِ عمل ہے بھی نہیں۔ کیونکہ اگرچہ وہ قرآن کی تعلیمات پر پوری طرح عامل نہیں رہے مگر وہ قرآن کریم اور اسلام کو چھوڑ بھی نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام طور پر تمام دنیا کے مسلمانوں میں ایک بے چینی پائی جاتی ہے ان کی حالت وہی ہے جو "نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن" کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ اسلام کو وہ چھوڑ نہیں سکتے اور تعلیمات اسلام پر عامل بھی نہیں اس گومگو کی حالت نے ان میں بے چینی پیدا کر رکھی ہے اس لئے اس کا حل یہی ہے کہ وہ اسلام کی طرف از سرِ نو رجوع کریں۔ اور قرآن کریم کی حبل المتین کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی طاقت یہی تھی کہ انہوں نے اس حبل المتین کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ پہلے وہ ایک پراگندہ قوم تھی جس کی کوئی طاقت نہیں تھی۔ عربستان کے قبائل کیا تھے؟ چند بکھرے ہوئے خاندان جن میں کوئی مشترک اساس نہیں تھی جس پر سب اکٹھے ہو کر ایک قومی قوت بن سکتے۔ اسلام نے ان کو یہ اساس عطا کی اور اس سے بڑھ کر ایمان اور اتحاد بخشا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو قوم پہلے قوم ہی نہیں تھی ایک عظیم الشان قوم بن گئی ایسی قوم کہ جس نے چند ہی سالوں میں نہ صرف قیصر و کسریٰ کے لشکروں سے اپنا دفاع کیا بلکہ ان کے تخت و تاج کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ یہ قوت ان کو ایمان باللہ ہی نے بخشی تھی۔

آج مسلمان ہر جگہ پریشان حال کیوں ہیں؟ اس لئے کہ انہوں نے اس حبل المتین کو چھوڑ رکھا ہے جس پر ان کی طاقت کا انحصار ہے۔ انہوں نے اسلامی تعلیمات کو پسِ پشت ڈال دیا ہے اور قومی ترقی "قومی ترقی" کا گیت گا رہے ہیں مگر قومی ترقی کے حقیقی راستہ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ رہے البتہ مغربی اقوام کی دنیوی شان و شوکت کو دیکھ کر ان کی آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری ترقی بھی انہی کے نقشِ قدم پر چلنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس لحاظ سے ٹھیک ہے مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب مسلمان اسلام سے بالکل قطع تعلق کر لیں لیکن اگر وہ اسلام کے ساتھ بھی لپٹا رہنا چاہتے ہیں تو ان کو اسلامی راستہ یعنی صحابہ کرامؓ کا راستہ اختیار کرنا لازمی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اسلام سے غافل نہیں ہے۔ اگر مسلمان بھی اسلام کو چھوڑ کر مادی زندگی کو ترجیح دینے پر آمادہ ہیں تو وہ اسلام کے لئے اور لوگوں کو کھڑا کرے گا۔ چنانچہ وہ ہر زمانہ میں مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے مجدد دین بھیجتا رہا ہے لیکن مسلمانوں کو ان کے عقلمندان سے برگشتہ رکھتے چلے آئے ہیں اور اس اپنی اپنی ڈفلی اپنا راگ ڈگڈگی بجانے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اسلام میں کئی فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر ہر زمانے کے مسلمان اپنے وقت کے مجدد کے گرد جمع ہوتے

(باقی صفحہ ۷ پر)

محمدؐ کا جام

پیو پیو یہ محمدؐ کا جام ہے لوگو
سنو سنو یہ خدا کا کلام ہے لوگو

سنان و دشنہ و خنجر سے کام کیا اس کا
یہ صلح و امن و امان و سلام ہے لوگو

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و کلمۂ پاک
یہی ثقافتِ بیت الحرام ہے لوگو

وہ انجمن کہ صحابہؓ نے جو سجائی تھی
اس انجمن کا نیا اہتمام ہے لوگو

یہ ہم نے مانا ظلوم و جہول ہے تنویرؔ
مگر مسیحِ زماں کا غلام ہے لوگو

مجلس افتاء کے فیصلے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۳/۶۴ کو مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل فیصلے منظور فرمائے ہیں۔ خاکسار ملک سیف الرحمٰن سیکرٹری مجلس افتاء ربوہ

(۱)

طبی ریسرچ کیلئے نعش کی وصیت

(فیصلہ مورخہ ۶/۶۳)

بعض لوگ وصیت کر جاتے ہیں کہ ان کی وفات پر ان کی نعش طبی تجربہ جات کے لئے وقف ہوگی یا یہ کہ ان کا معدہ، دل و دماغ یا آنکھیں نکالی جائیں اور طبی ریسرچ کے لئے استعمال کی جائیں۔ آج کل تو ایسے تجربات بھی ہو رہے ہیں کہ مرنے والے کی آنکھیں نکال کر محفوظ کر لی جاتی ہیں۔ اور اندھوں کے فٹ کر دی جاتی ہیں۔ یا جو لاشیں لاوارث ہوتی ہیں وہ طبی ریسرچ کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ یا جو قدیم لاشیں دستیاب ہوتی ہیں انہیں طبی ریسرچ کے لئے کام میں لایا جاتا ہے۔ ضرورتاً بیان کردہ سب صورتیں جائز ہیں۔ لیکن میت کا احترام اور ورثاء کی اجازت ضروری ہے۔ نیز موصیٰ لہ کو اس کے متعلق کوئی قانونی حق نہ ہوگا۔

(۲)

مسئلہ ذبیحہ اہل کتاب

(فیصلہ مورخہ ۶/۶۳)

ذبح کا اصل اسلامی طریق یہ ہے کہ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چھری یا کسی اور تیز دھار آلہ سے جانور کی گردن کی شاہ رگ اور نرخرہ کاٹ دے اور اس سے اچھی طرح خون بہہ جائے یا اونٹ کی گردن میں نیزہ مار کر نحر کرے پس اصل حکم یہ ہے کہ مسلمان عام حالت میں ایسے ہی گوشت کو استعمال کرے اور اسی طریق کو رواج دینے کی پوری پوری کوشش کرے۔

اس کے علاوہ حلال ذبیحہ کی بعض اور بھی جائز صورتیں ہیں۔

مثلاً ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول جائے۔ یا جانور قابو میں کسی طرح نہ آئے اور کوئی مسلمان اللہ کا نام لے کر نیزہ تیر یا بندوق جیسے ہتھیار سے اسے مارے۔

یا کوئی اہل کتاب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چھری یا کسی اور تیز دھار آلہ سے جانور کی گردن کی شاہ رگ اور نرخرہ کاٹ دے۔ اور اس سے اچھی طرح خون بہہ جائے۔ یا اونٹ کی گردن میں نیزہ مار کر نحر کرے۔ یا بے قابو جانور کو اللہ کا نام لے کر نیزہ، تیر یا بندوق جیسے ہتھیار سے مارے۔

اسی طرح اگر کوئی اہل کتاب ذبح کرتے وقت نہ اللہ تعالیٰ کا نام لے اور نہ غیر اللہ کا اور ذبح معروف طریق کے مطابق کرے تو آیت کریمہ وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم (مائدہ ع ۱) کے تحت ایسے گوشت کو بھی ضرورت پیش آنے پر بسم اللہ پڑھ کر استعمال کرنا جائز ہے۔

تشریحی نوٹ متعلقہ مسئلہ ذبیحہ

آیت کریمہ۔ قل لا اجد فی
ما اوحی الی محرماً علیٰ
طاعم یطعمہ الا ان
یکون میتۃ او دماً
مسفوحاً او لحم خنزیر
فانہ رجس او فسقاً
اھل لغیر اللہ بہ (انعام ۱۴۵/۱۸)

سے اس فیصلہ کے آخری حصہ کی تائید ہوتی ہے کیونکہ او فسقاً اھل لغیر اللہ بہ میں تصریح ہے کہ قطعی لحاظ سے صرف وہی ذبیحہ حرام ہے۔ جس پر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

(۲) علماء نے آیت

او فسقاً اھل لغیر اللہ بہ

کو آیت کریمہ

ولا تاکلوا مما لم یذکر
اسم اللہ علیہ وانہ
لفسق (انعام ۱۲۱)

کی تفسیر قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ صرف اسی ذبیحہ کا استعمال قطعی طور پر ناجائز ہوگا۔ جس پر اللہ تعالیٰ کے نام کی بجائے کسی اور کا نام لیا گیا ہو چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

کان قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا
مما لم یذکر اسم اللہ
علیہ وانہ لفسق مخصوصاً
بما اھل لغیر اللہ بہ
(تفسیر کبیر رازی ۲۰۳/۴)

اسی طرح تفسیر فتح البیان میں زیر آیت
وطعام الذین اوتوا الکتاب
حل لکم
لکھا ہے۔

ھذہ الایۃ مخصصۃ لعموم
قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا مما
لم یذکر اسم اللہ علیہ
(ص ۲۱/۳)

(۳) حضرت علیؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت ابن عمرؓ۔ حضرت ابن عباسؓ۔ امام زہریؒ۔ امام حسن بصریؒ اور امام شعبیؒ نے تصریح کی ہے کہ اگر کوئی یہودی یا عیسائی جانور ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لے اور مسلمان اسے ایسا کہتے ہوئے سن لے تو پھر یہ گوشت نہیں کھانا چاہیئے لیکن اگر مسلمان نے اسے ایسا کہتے ہوئے نہیں سنا یا اس نے مسلمان کے سامنے ذبح ہی نہیں کیا تو اس گوشت کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ جانتا تھا کہ یہ لوگ ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتے۔ اور پھر بھی اس نے مسلمانوں کو ان کے ذبیحہ کے استعمال کی اجازت دی ہے حضرت علیؓ کے اس ارشاد کی اصل عربی عبارت یہ ہے۔

لا بأس بذبیحۃ نصاری العرب
وان سمعتہ یسمی لغیر اللہ
فلا تأکل وان لم تسمعہ
فقد احلہ اللہ لک
وعلم کفرھم

(بخاری ۸۲۸/۲ ہندی۔ کشف الغمہ ۲۰۸/۱ تفسیر روح المعانی ۲۵۲/۲
تفسیر خازن ۵۲۳/۱)

(۴) جانور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا فرض ہے یا سنت۔ اس کے بارہ میں فقہاء کی آراء یہ ہیں۔

ا۔ شافعیوں کے نزدیک ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا سنت ہے فرض نہیں۔
(بدایۃ المجتہد ۳۵۹/۱۔ مغنی لابن قدامہ ۵۶۵/۸)

ب۔ حنفی کہتے ہیں کہ فرض مع الذکر ساقطۃ مع النسیان۔ یعنی بسم اللہ پڑھنا عام حالات میں فرض ہے لیکن بھول معاف ہے۔ (بدایۃ المجتہد ۳۵۹/۱ ہدایہ)

ج۔ مالکیوں کا بھی یہی مسلک ہے لیکن نیل الاوطار اور تفسیر خازن میں لکھا ہے کہ مالکیوں کے نزدیک بسم اللہ سنت ہے۔ (نیل ۱۳۴/۸ تفسیر خازن ۵۷/۲)

د۔ حنبلی بھی حنفیوں کے ساتھ متفق ہیں۔ لیکن مغنی لابن قدامہ اور نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ ان کے نزدیک بھی بسم اللہ سنت ہے۔ (مغنی ۵۶۵/۸ نیل ۱۶۴/۸ تفسیر خازن ۵۷/۲)

(۵) پس اس بنا پر ذبیحہ اہل کتاب کے بارے میں فقہا کی آراء کا خلاصہ یہ ہے۔

ا۔ شافعی کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی اگر ذبح کرتے وقت نہ اللہ تعالیٰ کا نام لیں اور نہ کسی اور کا تو ایسے گوشت کا استعمال جائز ہے (فقہ مذاہب اربعہ ۲۲/۲)

ب۔ مالکیوں کا بھی یہی مذہب ہے (فقہ مذاہب اربعہ ۲۲/۲)

(ج) حنفی اس بارہ میں حضرت علیؓ کے مسلک کو اپناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی یہودی یا نصرانی ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کی بجائے کسی اور کا نام لے اور مسلمان اسے ایسا کہتے ہوئے سن لے تو ایسے ذبیحہ کا استعمال ناجائز ہے اور اگر مسلمان نے کچھ نہیں سنا یا اس کی موجودگی میں جانور ذبح ہی نہیں کیا گیا۔ تو پھر اس ذبیحہ کا استعمال جائز ہے۔ تاہم حنفی مسلمان اور اہل کتاب دونوں کے لئے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا اصولاً ضروری سمجھتے ہیں۔

د۔ حنبلی کہتے ہیں کہ مسلمان ہو یا یہودی نصرانی اگر جان بوجھ کر اس نے اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا تو ذبیحہ ناجائز ہوگا۔ (فقہ مذاہب اربعہ ۲۳-۲۲/۲)

(۶) حضرت عائشہؓ کی روایت ہے۔

ان قوماً قالوا للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان قوماً
یاتوننا باللحم لا ندری
اذکر اسم اللہ علیہ
ام لا فقال سموا علیہ
انتم وکلوہ وکانوا
حدیث عہد بالکفر
(بخاری باب ذبیحۃ الاعراب و
نحوھم ۸۲۸/۲)

یعنی کچھ لوگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ باہر کے دیہاتی لوگ گوشت لاتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ذبح کرتے وقت انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم خود بسم اللہ پڑھ لو اور کھا لو۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔

(۷) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"شریعت کی بنا نرمی پر ہے سختی پر نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اھل لغیر اللہ بہ سے مراد یہ ہے کہ جو ان مندروں اور تھانوں پر ذبح کیا جاوے۔ یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاوے...... دیکھو حلوائی وغیرہ بعض اوقات ایسی حرکات کرتے ہیں کہ ان کا ذکر بھی کراہت اور نفرت پیدا کرتا ہے۔ لیکن ان کی بنی ہوئی چیزیں آخر کھاتے ہی ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ شیرینیاں تیار کرنے پر میلے کچیلے دھوتیوں میں بھی ہاتھ مارتے جاتے ہیں اور جب کھانڈ تیار کرتے ہیں تو اس کو پاؤں سے ملتے ہیں۔ چوہڑے چمار گڑ وغیرہ بناتے اور بعض اوقات جوٹھے رس وغیرہ ڈال دیتے ہیں۔ اور خدا جانے کیا کیا کرتے ہیں۔ ان سب کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح اگر تشدد ہو تو

سب حرام ہو جاویں۔ اسلام نے مالا یُطاق تکلیف نہیں رکھی بلکہ شریعت کی بنا نرمی پر ہے"

(بدر ۷ اگست ۱۹۰۳ء صہ ۲۴۲)

۸۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب کو ولایت روانہ کرتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ

"ایسا جانور جو گردن پر تلوار مار کر مارا گیا ہو یا جو دم گھونٹ کر مارا گیا ہو کھانا جائز نہیں قرآن کریم منع کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب ولایت جانے والوں نے پوچھا تو آپ نے منع فرمایا پس اُسے استعمال نہ کریں ہاں اگر یہودی یا عیسائی گلے کی طرف سے ذبح کریں تو وہ بہرحال جائز ہے۔ خواہ تکبیر کریں یا نہ کریں۔ آپ بسم اللہ کہہ کر اسے کھالیں یہودی ذبح کرنے میں نہایت محتاط ہیں ان کے گوشت کو بے شک کھائیں لیکن مسیحی آجکل جھٹکا کرکے یا دم کھینچ کر مارتے ہیں اس لئے بغیر تسلی ان کا گوشت نہ کھائیں"

(الفضل ۱۴ ستمبر ۱۹۱۵ء)

۹۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی نے ناظم مجلس افتاء کے نام اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا تھا:۔

"جہاں تک مجھے علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آخری فتوےٰ اس بارہ میں یہی ہے کہ نصاریٰ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے بشرطیکہ

(۱):۔ ان کا طریق ذبح اسلامی طرز پر ہو

(۲):۔ اسے گوشت کھانے والا اپنے طور پر بسم اللہ پڑھ لے اور یہی تمام حالات کو دیکھتے ہوئے معقول اور مناسب فتویٰ ہے جس میں سہولت عامہ کا پہلو بھی آجاتا ہے"

۱۰۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعض ارشادات میں فرمایا ہے کہ:۔

"وطعام الذین اوتوا الکتٰب

میں اہل کتاب

سے مراد غالباً یہودی ہیں؛

(سیرت المہدی روایت نمبر ۱۵۹

حصہ سوم فتاوٰی مسیح موعود صہ ۳۰۳)

لیکن آپ کے اس ارشاد کی وضاحت موقع و محل کے اعتبار سے آپ کے ایک دوسرے ارشاد سے ہو جاتی ہے جو کہ یہ ہے:۔

س:۔ عیسائیوں کے ساتھ کھانا اور معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب:۔ فرمایا:۔

"میرے نزدیک ہرگز جائز نہیں یہ غیرت ایمانی کے خلاف ہے کہ وہ لوگ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور ہم ان سے معانقہ کریں قرآن کریم ایسی مجلسوں میں بیٹھنے سے بھی منع کرتا ہے جہاں اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر ہنسی اڑائی جاتی ہے پھر یہ لوگ خنزیر خور ہیں ان کے ساتھ کھانا کیسے جائز ہو سکتا ہے اگر کوئی شخص کسی کی ماں بہن کو گالی دے تو وہ روا رکھے گا کہ اس کے ساتھ مل کر بیٹھے اور معانقہ کرے پھر جب یہ بات نہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دشمنوں اور گالیاں دینے والوں سے کیوں اس کو جائز رکھا ہے"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

پس اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات کا تعلق دراصل بعض گستاخ عیسائیوں کی بدزبانی کے پیش نظر خاص حالات سے ہے اور زیر بحث صورت اس سے مستثنیٰ ہے۔

مکرم چوہدری منظور حسین صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری منظور حسین صاحب آف چھور سابق امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ حال مقیم حیدرآباد (سندھ) بتاریخ ۱۱/۱/۶۲ بوقت پونے پانچ بجے شام ہسپتال حیدرآباد میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ مورخہ ۱۲/۱/۶۲ کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ لایا گیا مگر بعض احباب کے انتظار کی وجہ سے نماز جنازہ اگلے دن پر ملتوی کرنا پڑی چنانچہ جنازہ خاکسار کے مکان میں رکھ دیا گیا اور ۱۳/۱/۶۲ کو بروز دوشنبہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد کے علاوہ دیگر احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدازاں مرحوم کی میت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر کے تیار ہو جانے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے جو باوجود ناسازیٔ طبع کے نماز جنازہ میں شرکت کے بعد نعش کو کندھا دے کر بہشتی مقبرہ تک ہمراہ تشریف لے گئے تھے کثیر التعداد حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ احباب بھی مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں نیز مرحوم کی کمزور اور صدمہ خوردہ والدہ محترمہ۔ مرحوم کی بیوہ اور تینوں فرزندان کے علاوہ دیگر پسماندگان کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ اور ان کو ایسے صبر کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کا موجب ہو۔

اس موقعہ پر بیرونجات سے بھی تقریباً یکصد احباب مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے ربوہ پہنچے ہوئے تھے جن میں کافی تعداد مستورات کی تھی اور بعض غیر از جماعت دوست بھی تھے جس سے مرحوم کے اعلیٰ اخلاق اور وسیع ہر دلعزیزی کا بھی پتہ چلتا ہے۔

اس موقعہ پر اہالیان مرکز نے جس خلوص اور محبت کا نمونہ پیش کیا اس کے لئے مرحوم کے تمام متعلقین کی طرف سے خاکسار تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ علی الخصوص مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر ابن الاستاذی المحترم حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر دارالضیافت معہ عملہ، مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی، مکرم ملک محمد شفیع صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی، مکرم ملک فتح محمد صاحب اور مقامی خدام کے ہم بہت ہی ممنون ہیں جنہوں نے ہر طرح سے مرکز کی شایانِ شان سب ضروری امور سرانجام دئے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔

(خاکسار تاج الدین لائلپوری ربوہ (ناظم دارالقضاء))

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

تو آج مسلمانوں میں یہ انتشار نہ پایا جاتا مگر اللہ تعالیٰ خاموش نہیں رہا اس لئے اس آخری زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ تمام دنیا کی سعید روحوں کو ایک محاذ پر جمع کر کے الحادی اور دجالی طاقتوں کو شکست دے اسی طرح جس طرح صحابہ کرامؓ نے قیصر و کسریٰ کو شکست دی۔ اب مسلمانوں میں روح اسلام اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب وہ اس کے فرستادہ کی آواز پر لبیک کہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سنو! میں بھی یقیناً اسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر والا معاملہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اسی طرح ایک جماعت تیار کر رہا ہے۔ وہی بدر اور اذلّۃ" کا لفظ موجود ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے کہ اسلام پر ذلت نہیں آئی؟ نہ سلطنت ظاہری میں شوکت ہے۔ ایک یورپ کی سلطنت منہ دکھاتی ہے تو بھاگ جاتے ہیں اور کیا مجال ہے جو سر اٹھائیں۔ اس ملک کا حال کیا ہے؟ کیا اذلّۃ" نہیں ہیں

ہندو بھی اپنی طاقت میں مسلمانوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کوئی ایک ذلت ہے جس میں انکا نمبر بڑھا ہوا ہے جس قدر ذلیل سے ذلیل پیشے ہیں وہ ان میں پاؤگے۔ ٹکڑگدا مسلمان ہی ملیں گے۔ جیل خانوں میں جاؤ تو جرائم پیشہ گرفتار مسلمان ہی پاؤگے۔ شراب خانوں میں جاؤ۔ کثرت سے مسلمان۔ اب بھی کہتے ہیں۔ ذلت نہیں ہوئی؟ کروڑہا ناپاک اور گندی کتابیں اسلام کے رد میں تالیف کی گئیں۔ ہماری قوم میں مغل سید کہلانے والے اور شریف کہلانے والے عیسائی ہو کر اسی زبان سے سید المعصومین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو کوسنے لگے۔ صفدر علی اور عماد الدین وغیرہ کون تھے؟ امہات المومنین کا مصنف کون ہے؟ جس پر اس قدر واویلا اور شور مچایا گیا۔ اور آخر کچھ بھی نہ کرسکے اس پر بھی کہتے ہیں کہ ذلت نہیں ہوئی۔ کیا تم تب خوش ہوتے کہ اسلام کا رہا سہا نام بھی باقی نہ رہتا۔ تب مجھ سے کہ ہاں اب ذلت ہوئی ہے!!!

(باقی صہ پر ملاحظہ فرمائیں)

کامیابی اور درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم ڈاکٹر منور احمد ایم بی بی ایس نے پرائمری ایف آر سی ایس کا امتحان امتیاز سے پاس کر لیا ہے اب عزیز چند ماہ کے لئے امریکہ جا رہا ہے اور پھر لندن میں ایف آر سی ایس (فائنل) کا امتحان دیں گے، دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو دینی اور دنیوی انعامات سے نوازے۔

(چوہدری ظفر علی گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ)

مکرم چوہدری صاحب موصوف نے اس خوشی میں ایک سال کے لئے ایک مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

میرے بہنوئی سید محمد حسین شاہ صاحب عرصہ ایک سال سے ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں جلسہ سالانہ پر سے واپس جانے کے بعد صاحب فراش ہو گئے ہیں۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں وسراج بی بی دختر حضرت ...

ایک سوال کا جواب

محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

سوال: ایک صاحب نے آیت و لو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین (الحاقہ) کے پیش نظر دریافت کیا ہے کہ اگر نبی اس آیت کی رو سے قتل نہیں ہو سکتا تو زکریا علیہ السلام کیوں شہید کئے گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آیت افان مات او قتل میں قتل کو کیوں ممکن قرار دیا گیا ہے۔

الجواب: اس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل کا مطلب صاف ہے کہ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر کوئی جھوٹا قول باندھ لیتے تو ہم انہیں دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور ان کی رگِ گردن کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی بھی خدا تعالےٰ کو اس بات سے روکنے والوں میں سے نہ ہوتا۔ اس آیت کے لفظی معنی یہی ہیں یا اس قسم کے ہو سکتے ہیں۔ اب رہا اس آیت میں بیان کردہ دلیل کا مفہوم تو وہ صرف اتنا ہے کہ کوئی مدعی ماموریت تقوّل یعنی افتراء علی اللہ کر کے جس کی طرف لوگوں کو دعوت دے قطع وتین سے نہیں بچ سکتا۔ اور قطع وتین کے ظاہر معنی قتل ہی تعبیر کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ وتین رگِ گردن کو کہتے ہیں اور رگ گردن کو کاٹنے کا مفہوم بظاہر قتل ہی ہو سکتا ہے۔ پس اس آیت میں اولین حق قتل کے ظاہری معنوں کا ہی ہے۔ ہاں یہ آیت صرف یہ ایک پہلو ہی بیان کرتی ہے کہ مفتری علی اللہ قطع وتین سے ہرگز نہیں بچ سکتا۔ یعنی ضرور قتل ہوتا ہے۔ پس جو مدعی ماموریت قتل ہونے سے بچ جائے وہ ضرور سچا ہوگا۔ اس آیت کے اس فقرہ کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کہا جائے سنکھیا ایک زہر ہے جو یہ زہر کھائے گا۔ وہ ضرور ہلاک ہوگا اب اس فقرہ کے یہ معنی ہرگز نہیں ہو سکتے کہ جو یہ زہر نہیں کھائے گا۔ وہ کبھی ہلاک نہیں ہوگا بلکہ زہر نہ کھانے والے کی ہلاکت اس فقرہ سے ناممکن نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی شخص زہر کھانے کے بغیر بھی ہلاک ہو جائے۔ پس اس آیت کو اس فقرہ کی طرح سمجھئے اور اس کا مفہوم اس طرح یہ قرار پائے گا کہ ماموریت کا جھوٹا دعوے ایک زہر ہے جو یہ زہر کھائے گا وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کوئی سچا نبی قتل بھی ہو جائے۔

بے شک اس مقتول سچے مدعی نبوت کی صداقت اس معیار کی رو سے تو ثابت نہیں ہوگی مگر صداقت کی صرف یہی ایک دلیل نہیں۔ اگر اس دلیل سے اس شخص کی صداقت تو ضرور ثابت ہو جائیگی جو مدعی ماموریت ہے اور اپنے الہام کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے اور پھر قتل سے بچایا جاتا ہے اور دعوے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر عمر پا لیتا ہے۔

ہاں زکریا علیہ السلام کی صداقت کے لئے یا ان سچے نبیوں کی صداقت کے لئے جو قتل ہو گئے یہ آیت معیار صداقت نہیں ہوگی بلکہ ان کی صداقت کے لئے اور معیار تلاش کرنا پڑیں گے۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خدا تعالےٰ کا کوئی نبی جو خود قتل سے بچایا جائے اس شہید نبی کی تصدیق کرے۔ پس حضرت زکریا علیہ السلام گو شہید ہوئے مگر انہی کے زمانہ میں خدا کے ایک نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ان کی تصدیق کی اور پھر بعد میں ہمارے رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی تصدیق فرمائی ہے۔ قرآن شریف کی کسی آیت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ سچا نبی قتل نہیں ہو سکتا بلکہ یقتلون النبیین بغیر الحق کے الفاظ قرآنیہ اس بات کا روشن ثبوت ہیں کہ لوگ بعض انبیاء کو قتل بھی کر دیتے تھے۔ اس لئے فرمایا ففریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون کہ اے یہود نبیوں کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا ہے اور ایک گروہ کو تم قتل کرتے تھے

چونکہ حسب وعدہ الٰہی واللہ یعصمک من الناس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بچائے جانے کی پیشگوئی موجود تھی اس لئے خدا تعالےٰ نے آپ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور وہ آپ کو قتل کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ لہٰذا آیت افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم پر آیت واللہ یعصمک من الناس کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ذکر بطور فرض محال کے کیا گیا ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا جائیں یا بالفرض قتل ہو جائیں تو کیا تم ایڑیوں پر پھر جاؤ گے یعنی نبی کے قتل ہو جانے سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ وہ جھوٹا ہے۔ گو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قتل ہونا خدائی تقدیر کے مطابق محال تھا۔ مگر تمہیں تو اس تقدیر کا علم نہ تھا تم جنگ احد میں یہ خبر سنکر کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم قتل ہو گئے ہیں کیوں ناامید ہو گئے تم تو ایک صداقت کی حمایت کے لئے لڑ رہے تھے اور وہ صداقت اب بھی اپنی جگہ صداقت ہے۔ یعنی توحید الٰہی۔ اس لئے تمہیں دفاع کا کام بہرحال جاری رکھنا چاہیئے تھا اس دفاع کے کام کے لئے رسول کا زندہ رہنا ضروری نہیں خواہ وہ رسول طبعی وفات پائے یا بالفرض قتل ہو جائے۔ سچائی کی مدافعت بہرحال جاری رہنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب یہ ہے کہ کسی سلسلہ کا پہلا اور آخری نبی بہرحال قتل سے بچایا جاتا ہے تا سلسلہ کی صداقت مشتبہ نہ ہو جائے لہٰذا کسی سلسلہ کے درمیانی نبی کا شہید ہو جانا جبکہ بعد کا نبی اس کا مصداق ہو ممکن ہے شہادت پانا فی نفسہٖ کوئی عیب نہیں البتہ صلیب پر مرنا یہود کے مذہب کے مطابق ایک لعنتی موت ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیبی موت سے بچا لیا اور وما قتلوہ وما صلبوہ کی آیت نازل فرمائی تا یہودیوں پر آپ کی صداقت مشتبہ نہ رہے۔ چونکہ وہ بھی سلسلہ موسوی میں آخری خلیفہ تھے۔ اس لئے ان کے بچایا جانے سے سارے سلسلہ انبیاء کی صداقت جو بنی اسرائیل میں ثابت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ ان سب انبیاء کے مصدق تھے لہٰذا زکریا علیہ السلام کی صداقت کو کوئی مشتبہ نہیں کہہ سکتا باوجودیکہ وہ شہید ہوئے۔ پس آیت لو تقوّل کی رو سے ہر وہ مدعی جو دعوے کے بعد ۲۳ سال کا لمبا عرصہ عمر پائے اور قتل سے بھی بچایا جائے وہ بہرحال سچا ہوگا اگر اسے بھی سچا نہ سمجھا جائے تو پھر غیر مسلموں کے لئے یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر دلیل نہیں رہتی۔

پس حضرت مرزا صاحب کی سچائی سے انکار کرنے پر یہ دلیل مشتبہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کوئی دشمن اسلام کہہ سکتا ہے۔ کہ جب حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے کے بعد تئیس سال کا لمبا عرصہ عمر پا چکے ہیں اور قتل نہیں ہوئے لہٰذا انہیں اس آیت کی رو سے سچا نہ سمجھا جائے تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ آیت سچائی کی دلیل کس طرح ثابت ہو سکتی ہے۔

پس جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی دلیل کو دشمنان اسلام کے سامنے پوری قوت اور زور کے ساتھ پیش نہیں کر سکتے۔ بلکہ دلیل کو مشتبہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ جو آیت ایک سچے کی صداقت کے لئے دلیل کا کام دے۔ اگر کسی اور مدعی کی صداقت بھی اس سے ثابت ہو تو وہ اس دوسرے مدعی کی صداقت کے لئے بھی ضرور دلیل کا کام دیگی ورنہ جس کو اس دلیل سے سچا سمجھا جا رہا ہے اسکی صداقت کے لئے بھی مخالفوں کی نگاہ میں یہ دلیل نہیں بن سکے گی۔ کیونکہ اس دلیل کی قوت کو عام ماننا ضروری ہے گو اس کا مدلول خاص ہی ہے۔ کیونکہ اگر اسکی قوت عام نہ ہو تو وہ موجودہ صورت میں خاص کے لئے بھی دلیل نہیں بن سکتی۔ فتدبر۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے محترم چچا محمد الدین صاحب کے کپڑوں میں آگ لگ جانے سے دونوں ٹانگوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور چہرہ پر بھی اس کا اثر ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خداوند کریم ان کو مکمل صحت بخشے۔

ملک عبدالرحیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد
ڈاکخانہ کالا گجراں تحصیل و ضلع جہلم

۲۔ میرے والد صاحب جلسہ سالانہ پر سردی لگنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے تھے اور ابھی تک بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خیاض احمد اکرم قائد خدام الاحمدیہ ادبارڈ ضلع سکھر

۳۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میرے بھائی جان مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کے لئے نیز تمام احمدی بھائیوں کے لئے جو کلکتہ میں مقیم ہیں دعا فرمائیں وہاں سخت فسادات ہو رہے ہیں۔ اور باوجود ٹیلیفون اور تاروں کے کوئی خیریت کی اطلاع نہیں آئی

(سلیمہ بیگم ہمشیرہ مولوی محمد سلیم صاحب ۵-21 گورنمنٹ جوبرجی کوارٹرز لاہور)

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ ٹینکالی اڑیسہ کی ایک مخلص احمدی خاتون ظہیرا بی بی جو ناکسا دکی والدہ تھیں قریباً ۶۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحومہ کی مغفرت کرے

محمد مکرم علی دلبیرا سابق سیکرٹری مال جماعت ٹینکالی اڑیسہ

جماعتِ اسلامی اور بھارتی پریس

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

حال ہی میں مغربی پاکستان کی حکومت نے جماعت اسلامی کو خلاف قانون قرار دیکر اس کے چیدہ چیدہ کارکنوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ مغربی پاکستان کی حکومت کے اس اقدام پر نکتہ چینی کرتے ہوئے بھارتی اخبارات نے جو کچھ لکھا ہے وہ ناظرین کی دلچسپی کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

(۱) جالندھر شہر سے شائع ہونے والے ایک مشہور جریدہ ''اجیت'' نے اس سلسلہ میں یہ لکھا ہے کہ :-

''جماعت اسلامی کو پاکستان کی حکومت نے خلاف قانون قرار دے دیا ہے . . . .
سرکاری پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ خفیہ طور پر اور اعلانیہ بھی لوگوں کو حکومت کے خلاف بھڑکاتے تھے۔ اور بغاوت کرنے پر اُکساتے تھے۔ اس لئے ان پر پابندی لگائی گئی ہے''۔

(روزنامہ اجیت جالندھر ۸ جنوری ۱۹۶۲ء)

۲- پٹیالہ اور بٹھنڈا سے بیک وقت شائع ہونے والے کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ رنجیت نے اپنے ۸ جنوری ۱۹۶۲ء کے پرچہ میں پہلے صفحہ پر پہلی خبر جماعت اسلامی سے متعلق ہی دی ہے اور اس میں بیان کیا ہے کہ :-

''حکومت پاکستان نے اس پارٹی پر یہ الزام دیا ہے کہ یہ طاقت استعمال میں لا کر حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنا چاہتی . . . . . یاد رہے کہ یہ پارٹی . . . . . . **پاکستان کی طرف سے کشمیر پر کئے گئے حملے کو جہاد کہنے سے انکاری تھی**''۔

(روزنامہ ''رنجیت'' ۸ جنوری ۱۹۶۲ء)

۳- ہندوستان کی راجدھانی دہلی سے شائع ہونے والے روزنامہ ''نوائے ہندوستان'' نے اپنی ۸ جنوری ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ :-

''جماعت اسلامی کو مغربی پاکستان کی حکومت نے خلاف قانون قرار دے دیا ہے . . . . سب سے اہم اعلان جو اس پارٹی نے کیا وہ یہ تھا کہ جماعت اسلامی کشمیر کے مسئلہ کو جہاد کہنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ کیونکہ پارٹی کی رائے میں کشمیر کے مسئلہ کو موجودہ حکومت جان بوجھ کر جہاد بنا رہی ہے اور خواہ مخواہ لوگوں کو بدھو بنایا جا رہا ہے''۔

(روزنامہ نوائے ہندوستان ۸ جنوری ۱۹۶۲ء)

۴- جالندھر سے شائع ہونے والے مشہور اور سب سے پرانے اخبار ''اکالی پتر کا'' نے اس بارہ میں یہ لکھا ہے کہ :-

''پاکستان کی حکومت نے جماعت اسلامی کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ اور اس کے صدر مولانا مودودی۔ جنرل سیکرٹری طفیل محمد اور ایگزیکٹو کے سولہ ممبروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس بارہ میں سرکار کی طرف سے جاری کئے گئے ایک پریس نوٹ میں پارٹی کے خلاف پاکستان کارروائیاں کرنے اور حکومت کے خلاف لوگوں کے جذبات بھڑکانے کا الزام دیا گیا ہے۔ **جماعت اسلامی . . . . . . کے اکابر کشمیر کے بارہ میں پاکستان کی لڑائی کو جہاد تسلیم کرنے سے انکاری ہیں**''۔

(روزنامہ اکالی پتر کا ۸ جنوری ۱۹۶۲ء)

بھارت کے ان اخباروں نے جماعت اسلامی کا تعارف کرواتے ہوئے اس بات کو بین الفاظ میں بیان کیا ہے کہ یہ پارٹی کشمیر کے مسئلہ میں حکومتِ پاکستان کے مؤقف سے متفق نہیں تھی۔

مولانا مودودی صاحب نے کشمیر کے مسئلہ سے متعلق جو رائے دی تھی . . . ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ :-

''جب تک حکومت ہند اور حکومت پاکستان کے درمیان معاہدانہ تعلقات قائم ہیں۔ میں براہ راست جنگی کارروائی میں ان کی شرکت کو جائز نہیں سمجھتا''۔

(ترجمان القرآن جون ۱۹۴۸ء و تسنیم ۱۲ اگست ۱۹۴۸ء)

ایک دنیا جانتی ہے کہ پاکستان کی حکومت اور عوام کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی کے صدق دل سے خواہاں ہیں۔ مولانا مودودی کا یہ اختلاف صرف پاکستان کی حکومت سے ہی نہ تھا۔ بلکہ پاکستانی عوام سے بھی تھا۔

آگے قدم بڑھانے والے مخلصین

''ابھی دینا مکمل نہیں'' کی تحریک کے عنوان سے تعمیر دفتر وقف جدید کے سلسلہ میں جو اپیل کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل احباب نے اعلیٰ درجہ کے خلوص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نیکی میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

نام		رقم
ڈاکٹر فقیر محمد صاحب قمر آباد۔ نواب شاہ	نقد	۵۰۰
چوہدری نتھے خان صاحب۔ گوٹھ نتھے خان	نقد	۱۰۰۰
ملک مبارک علی افتخار علی صاحبان۔ لائل پور لاہور	نقد	۷۰۰
ڈاکٹر عبد الرحیم و عبد القدوس صاحبان منجانب والد مرحوم حضرت مولوی رحیم بخش صاحب ؓ تھوڑی چھنگلاں	وعدہ	۱۰۰۰
ایک مخیر دوست بذریعہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	رر	۵۰۰
بذریعہ خدام الاحمدیہ کراچی		۶۸۹
مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ہمشیرہ امیر جماعتہائے مظفر گڑھ	رر	۱۰۰
مکرم میاں عبد اللطیف صاحب تحصیلدار حافظ آباد	رر	۱۰۰
شیخ محمد اصغر صاحب منجانب والد مرحوم حضرت شیخ محمد اکبر رضی	رر	۱۰۰
چوہدری بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر حافظ آباد	رر	۱۰۰
سردار بشیر احمد صاحب X E N واپڈا	رر	۱۰۰
ڈاکٹر محمد اسلم صاحب اکال گڑھ	رر	۱۰۰
ماسٹر غلام محمد صاحب مدرسہ چٹھہ	رر	۱۰۰
چوہدری خیرات محمد صاحب	رر	۱۰۰
چوہدری غلام حسین صاحب	رر	۱۰۰
چوہدری محمد صادق صاحب	رر	۱۰۰
چوہدری عزیز اللہ خان صاحب لوپیر والہ	رر	۱۰۰
چوہدری قاسم علی صاحب ترگڑی	رر	۱۰۰
میاں محمد حسین صاحب ولد ظہور الدین صاحب ترگڑی	رر	۱۰۰
چوہدری حسین علی صاحب بٹر فیروز والہ	رر	۱۰۰
بابا برکت علی صاحب آف فیض اللہ چک ترگڑی	رر	۱۰۰
ڈاکٹر میر اللہ بخش صاحب تسنیم تلونڈی راہ والی	رر	۱۰۰
چوہدری محمد اسمعیل صاحب بشیر آباد منجانب والد مرحوم چوہدری فضل دین صاحب	رر	۱۰۰
چوہدری عبد الغفور صاحب ایس ڈی او حمام شور کوٹ	نقد	۱۰۰
مکرم غلام مصطفےٰ صاحب کرونڈی	وعدہ	۱۰۰
چوہدری سعید احمد صاحب ابن شرافت احمد صاحب منجانب دادا مرحوم حضرت مولوی جلال الدین صاحب		۱۰۰
چوہدری غلام نبی صاحب قیام پور درکاں	رر	۱۰۰
چوہدری عزیز احمد۔ لطیف احمد۔ نثار احمد و عبد الحق صاحبان منجانب حضرت مولوی غلام قادر صاحب ؓ گھٹیالیاں سیالکوٹ	رر	۱۰۰
چوہدری شرف الدین صاحب ادیو کے سیالکوٹ	نقد	۱۰۰
سیدۃ النساء بیگم صاحبہ والدہ محمد حسین شاہ صاحب	رر	۱۰۱
ماسٹر عبد العزیز صاحب چک 225/E.B منٹگمری		۱۰۰

نوٹ :- جن دوستوں نے اب تک چندہ ارسال نہیں فرمایا کوشش کر کے موعودہ رقم جلد بھجوا دیں۔

جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی :- ۱۷ / جنوری کل جب دو بجے سے ۴ بجے سہ پہر تک کلکتہ میں کرفیو ہٹا دیا گیا تو بلوائیوں نے بے شمار مسلمانوں کو شہید کر دیا اور ان کے مکانات اور دکانیں لوٹ لیں۔ لاٹھیوں اور چاقوؤں سے مسلح ہندوؤں نے مسلمان پناہ گزینوں کے ایک کیمپ پر حملہ کر دیا انھوں نے پولیس کی ایک پارٹی پر بھی حملہ کیا چنانچہ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ بندرگاہ کے علاقہ میں آتشزنی اور چھرا گھونپنے کی متعدد وارداتیں ہوئیں۔

ڈھاکہ ۱۷ / جنوری۔ پرانے ڈھاکہ شہر کے بعض حصوں میں جو بیس گھنٹوں کا جو کرفیو لگایا گیا تھا اس میں مزید ۲۴ گھنٹوں کے لئے توسیع کر دی گئی ہے یہ کرفیو آج ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ختم ہونا تھا نرائن گنج کے صنعتی علاقہ کے بعض حصوں میں نافذ کرفیو میں بھی ۲۴ گھنٹے کی توسیع کی گئی ہے

ڈھاکہ شہر میں آتشزنی لوٹ مار اور راہگیروں پر حملوں کے بعد حالات ابھی تک معمول پر نہیں آئے دفتروں میں حاضری بہت کم رہی فساد زدہ علاقوں میں لوگوں کو تشدد سے بچانے کے لئے وہاں سے نکال کر شہر کے مختلف حصوں میں کیمپوں میں پہنچانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں دریں اثناء ایسٹ پاکستان رائفلز اور پولیس کرفیو والے علاقوں میں جہاں سے ابھی تک فسادات کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں گشت کر رہی ہیں مقامی اخبارات نے غنڈوں کے ہاتھوں ایک شخص کے ہلاک ہونے کی خبر شائع کی ہے اور ساتھ ہی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ تشدد سے اجتناب کریں۔

قاہرہ ۱۷ / جنوری۔ عرب سربراہوں نے اپنی کانفرنس میں جو کل قاہرہ میں ختم ہو گئی ہے ایک متحدہ عرب فوجی کمان قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس فوج کا کمانڈر انچیف مصری ہوگا کانفرنس نے سفارش کی ہے کہ متحدہ محاذ کی تشکیل اور اس کے فرائض کی تخصیص کا کام ایک ماہ کے اندر مکمل کر لیا جائے قاہرہ کے روزنامہ الاہرام نے آج لکھا کہ متحدہ کمان کے کمانڈر انچیف کے طور پر متحدہ عرب جمہوریہ نے ایک عراقی افسر کو نامزد کرانے کی کوشش کی تھی لیکن کانفرنس میں شریک تمام عرب سربراہوں نے مصری افسر کو کمانڈر انچیف بننے پر اصرار کیا۔ الاہرام نے لکھا ہے کہ کانفرنس کے فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کے لئے ایک خاص ادارہ تشکیل کرنے کی تجویز پر بھی غور کیا گیا دریں اثناء بی بی سی نے اطلاع دی ہے کہ عرب سربراہوں نے کل جس مشترکہ بیان کو منظور کیا تھا اس میں نہ صرف دریائے اردن کے پانی کا مسئلہ کا تذکرہ کیا گیا بلکہ جنوبی افریقہ کے نسلی امتیاز کے مسئلہ سمیت تمام مسائل کا ذکر موجود ہے اس بیان میں ان مسائل کے بارے میں عربوں کے موقف کی وضاحت کی گئی۔

نئی دہلی ۱۷ / جنوری مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر پی سی سین نے کہا ہے کہ کلکتہ اور صوبہ کے دوسرے علاقوں میں منگل تک ایک سو ڈیڑھ اشخاص ہلاک ہوئے ان میں ۹ ہندو اور ۸۶ مسلمان تھے۔ آل انڈیا ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ کلکتہ میں حالات معمول پر آ گئے ہیں اور متاثرہ علاقوں میں کرفیو نرم کر دیا گیا ہے اب کرفیو کے اوقات پانچ بجے شام سے صبح ۶ بجے تک ہوا کریں گے آج پچھلے پہر کلکتہ شہر میں ایک زبردست جلوس نکلا جس کی قیادت وزیر اعلیٰ مغربی بنگال مسٹر پی سی سین کر رہے تھے جلوس میں تمام فرقوں کے لوگ شریک تھے ادھر علاقہ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے آج دعویٰ کیا کہ صورت حال اب معمول پر ہے فسادات میں جو پانچ ہزار لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ اب واپس اپنے گھروں میں آ گئے ہیں۔

ہکرا ۱۷ / جنوری۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے گزشتہ شب پانامہ کے لوگوں کی خونریزی پر امریکی استعمار کی مذمت کی اور کہا کہ ہم پانامہ اسی طرح پانامہ کے عوام کی ہے جس طرح نہر سویز متحدہ عرب جمہوریہ کے لوگوں کی ہے مسٹر چو این لائی مالی کا پانچ روزہ دورہ ختم کرنے پر ایک دعوت استقبالیہ میں خطاب کر رہے تھے مسٹر چو این لائی نے اعلان کیا کہ آخر کار پانامہ کے عوام درندہ خوار اور جنگ پسند امریکی سامراجیوں کے خلاف متحد و منظم رہ کر آخری فتح حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہو جائیں گے۔

لاہور ۱۷ / جنوری ڈائریکٹر تعلیم لاہور ریجن نے اعلان کیا ہے کہ نئے اور پرانے نصابوں کے امیدواروں کے لئے مڈل کا امتحان سابقہ مراکز میں بیک وقت ۱۸ / فروری ۱۹۶۴ء کو شروع ہوگا اور فروری کے آخر تک ختم ہو جائے گا یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۹۶۳ء میں ناکام ہونے والے امیدواروں کو دینیات کا امتحان دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس مضمون کا کوئی پرچہ نہ ہوگا

لاہور ۱۷ / جنوری۔ مسٹر ایس ایم اکرام ناظم اعلیٰ اوقاف نے کراچی سے لاہور واپسی پر بتایا کہ جن دیہی آبادیوں میں پرائمری سکول نہیں ہیں وہاں مسجدوں میں مکتب جاری کرنے کے لئے مغربی پاکستان میں سروے کرایا جائے گا آئمہ کے تربیت کے پروگرام کو وسعت دی جا رہی ہے نیز اوقاف کی کمیٹیوں کے ارکان کی مدت فرائض بڑھا دی جائے گی۔ مسٹر ایس ایم اکرام نے اقبال کے مقبرہ کا معائنہ (؟) کیا کہ کراچی میں صدر مملکت سے اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی ہے۔

کراچی ۱۷ / جنوری۔ مرکزی وزیر خوراک و زراعت رانا عبد الحمید نے آج یہاں سنٹرل کاٹن کمیٹی کے ششماہی اجلاس میں بتایا کہ گزشتہ سال کے مقابلہ میں امسال ملک میں کپاس کی پیداوار میں دس فیصد اضافہ ہوا ہے آپ نے بتایا کہ موجودہ سال کی فصل سے پیداوار کا تخمینہ ۲۲ لاکھ ۳۳ ہزار گانٹھ ہے۔ جب کہ گزشتہ سال بیس لاکھ ۳۹ ہزار گانٹھ تھا۔

کراچی ۱۷ / جنوری۔ یہاں گورنروں کی کانفرنس میں جو صدر ایوب کی زیر صدارت قریباً ۴ گھنٹے جاری رہی بعض اہم فیصلے کئے گئے تھے کانفرنس میں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان مرکزی وزراء اور وزیر خزانہ مغربی پاکستان شیخ مسعود صادق نے شرکت کی۔

راولپنڈی ۱۷ / جنوری۔ کلکتہ ۲۴ پرگنہ اور بھارت کے دیگر حصوں میں بے بس مسلمانوں کے قتل عام اور ان پر تشدد کی پاکستان بھر میں شدید مذمت کی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں حکومت پاکستان سے ٹھوس اقدام کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر فضل القادر چودھری نے راولپنڈی میں ایک بیان دیتے ہوئے اقوام متحدہ اور عالمی رائے عامہ سے اپیل کی کہ وہ یہ دیکھیں کہ بھارت میں کس طرح انسانی حقوق پامال کئے جا رہے ہیں اور سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت شب و روز انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے مسٹر فضل القادر چودھری نے کہا ہے یہ بات انتہائی افسوسناک ہے کہ لادینیت کے بلند بانگ دعووں کے باوجود بھارت میں مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے آپ نے کہا ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مغربی بنگال کے بعض علاقوں میں مارشل لاء لگا دیا گیا ہے جو بھارت کے اس حصہ میں فرقہ وارانہ جنون کی واضح مثال ہے قومی اسمبلی کے سپیکر نے کہا ہے انھی میں بھارت سے مسلمانوں کے انخلا اور آج کل مسلمانوں کی جو نسل کشی کی جا رہی ہے اس نے یہ بلاشک و شبہ ثابت کر دی ہے کہ بھارتی حکمران اپنے ملک کے مسلمانوں کو نکالنے کے لئے تلے ہوئے ہیں۔

راولپنڈی ۱۷ / جنوری۔ سابق سندھ میں سوا دو کروڑ روپے کی لاگت سے کاغذ کا ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا یہ کارخانہ نجی سرمایہ سے قائم کیا جائے گا اور اس کی سالانہ پیداوار کی صلاحیت اٹھارہ ہزار ٹن ہوگی اس کارخانہ کے چالو ہو جانے سے ملک میں کاغذ کی سالانہ پیداوار تریپن ہزار ٹن تک پہنچ جائے گی۔

لندن ۱۷ / جنوری کامن ویلتھ ڈویلپمنٹ فنانس کمپنی نے مغربی پاکستان میں خانپور کے مقام پر چینی سفر گھر (؟) کو ایک لاکھ ساڑھے ۳۳ ہزار پونڈ کا قرضہ دینے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے یہ قرضہ کارخانہ کے قیام اور اسے چلانے کے لئے مطلوب سرمایہ کا ایک حصہ ہے یہ کارخانہ ہر سال ۲۲۰۰۰ ٹن سفید چینی تیار کرے گا اس کارخانہ کے لئے زر مبادلہ کا معتد بہ حصہ پاکستان کی صنعتی قرضہ و سرمایہ کاری کارپوریشن مہیا کر رہی ہے

راولپنڈی ۱۷ / جنوری۔ کل ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں رہنے والے جموں و کشمیر کے مہاجرین کی اقتصادی آبادکاری کے متعلق سوالنامہ کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۹ / جنوری ۱۹۶۴ء مقرر کر دی گئی ہے یہ سوالنامہ مہاجروں کی آبادکاری کے لئے ان کی جائز ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے جاری کیا گیا ہے کشمیری مہاجرین کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر انھیں اپنے کاروبار تجارت اور دیگر پیشوں میں بہتری کی ضرورت ہے تو وہ اس سلسلہ میں مکمل تفصیلات سوالنامہ میں درج کریں اور سوالنامہ نیز ان افسر امور کشمیر ڈویژن راولپنڈی کو ارسال کیا جائے۔

حیدرآباد ۱۷ / جنوری۔ سکھر میں واپڈا کے بجلی گھر پر دن رات کام ہو رہا ہے جو اس سال اکتوبر تک مکمل ہو جائے گا سابق سندھ میں یہ اپنی نوعیت کا سب سے بڑا بجلی گھر ہوگا جو کولمبو منصوبہ کے تحت کینیڈا کی امداد سے تعمیر کیا جا رہا ہے کینیڈا نے زر مبادلہ کے اخراجات کے لئے پاکستان کو ساڑھے تین کروڑ روپے امداد دی ہے سارے منصوبہ پر مجموعی لاگت کا اندازہ ساڑھے پانچ کروڑ روپے ہے

لاہور ۱۷ / جنوری۔ ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ میں کہا گیا ہے کہ بعض اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے کہ چند درسی کتابوں میں ترمیم اور نظر ثانی کی گئی ہے اس سلسلہ میں صحیح صورت حال یہ ہے کہ ٹیکسٹ بک بورڈ نے حکومت مغربی پاکستان کی صلاح اور مشورہ سے صرف ان کتابوں پر نظر ثانی کی ہے جو پہلی تیسری اور چھٹی جماعتوں سے متعلق ہیں اس کے علاوہ نویں اور دسویں جماعتوں کی تاریخ (لازمی اور اختیاری) کی کتابوں میں بھی مناسب ترامیم کرائی گئی ہیں تاکہ ان کی زبان آسان اور ضخامت کم ہو جائے۔ اسی طرح نویں اور دسویں جماعتوں کی جنرل سائنس حصہ اوّل پر بھی نظر ثانی کی گئی ہے اور فنی غلطیوں کو دور کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۷ / جنوری حکومت مغربی پاکستان نے ماہ رمضان کے دوران میں مساجد میں تراویح کی ادائیگی کے لئے لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو مغربی پاکستان کے لاؤڈ سپیکروں کے امتناعی آرڈیننس سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔

—٭—

گولیوں، لاٹھیوں اور اندھا دھند گرفتاریوں سے کشمیر کی صورتحال کبھی بہتر نہیں ہو سکتی

"بھارتی پالیسی تبدیل کی جائے" رادھا کرشنن سے شیخ عبد اللہ کا مطالبہ

مظفر آباد ۱۸ جنوری۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ نے جموں کی سپیشل جیل سے بھارت کے صدر کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں انہوں نے بھارتی صدر سے اپیل کی ہے کہ وہ کشمیر کے بارہ میں بھارتی پالیسی پر نظر ثانی کریں۔ شیخ عبد اللہ نے صدر بھارت سے کہا ہے کہ حضرت بل کی درگاہ سے موئے مبارک کی چوری کے بعد سے مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم روا رکھا جا رہا ہے اسے ختم کیا جائے۔ انہوں نے بھارتی صدر سے اس کا احساس کرنے کی بھی درخواست کی ہے کہ گولیوں، لاٹھی چارج، اور اندھا دھند گرفتاریوں سے صورت حال بہتر نہیں ہو سکتی۔

شیخ صاحب نے اپنے خط میں کہا ہے کہ اگرچہ گزشتہ تین صدیوں کے دوران میں کشمیر کو بدانتظامی اور بد امنی کے طویل ادوار سے دوچار ہونا پڑا ہے، لیکن اس سے پہلے عوام کو اس قسم کے المیہ کا کبھی سامنا نہیں کرنا پڑا اور کسی کو موئے مبارک کو چھونے تک کی جرأت نہیں ہوئی چہ جائیکہ وہ اسے درگاہ سے چوری کرنے کا ناپاک خیال دل میں لائے۔ موجودہ المیہ اسی تاریخی اسلامی مرکز پر سب سے بڑا حملہ ہے۔ یہ مذموم حرکت کوئی ایسی علیحدہ کارروائی نہیں جس کا کشمیر میں حالیہ ماضی میں رونما ہونے والے واقعات سے تعلق نہ ہو۔ کچھ عرصہ سے کشمیر میں "انسانیت کو ختم کرنے" کا سلسلہ جاری ہے۔ دراصل اس کارروائی کا آغاز اگست ۱۹۵۳ء میں ہوا جب کہ کشمیر میں جمہوریت کا "بے جا قتل" ہوا۔ اس تنزل و زبوں حالی کے سلسلہ کو روکنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اس کے برعکس کشمیری عوام کا اخلاق بگاڑنے اور ان کے ضمیر کو مردہ کرنے کے لئے بھارتی خزانہ سے کروڑوں روپے خرچ کئے گئے ہیں تاکہ وہ اپنے بنیادی انسانی حقوق پر حملہ کے خلاف کسی قسم کی مزاحمت نہ کر سکیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے اپیل

کراچی ۱۸ جنوری۔ پاکستان اقوام متحدہ ایسوسی ایشن کے صدر پروفیسر اے۔ بی۔ اے حلیم نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ پر زور دیا کہ بھارت کے مسلمانوں کا قتل عام روکنے اور ان کے لئے انسانی حقوق کی ضمانت دینے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔ کل صبح انہوں نے اوتھانٹ کو ایک تار بھیجا ہے جس میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ بھارت کے فساد زدہ علاقوں میں اقوام متحدہ کے غیر جانبدار مبصر بھیجے جائیں۔ تار میں مزید کہا گیا ہے کہ پاکستان اقوام متحدہ ایسوسی ایشن آپ کی توجہ مغربی بنگال میں مسلمانوں کے قتل عام اور بھارت میں مسلمانوں کی نسل کو ختم کرنے کے اقدامات کی طرف دلانا چاہتی ہے۔ ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ غیر جانبدار مبصر فوراً بھارت بھیجے جائیں۔

جماعت اسلامی کے لیڈر رہا نہیں کئے جائیں گے

کراچی ۱۸ جنوری۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کل یہاں کہا کہ حکومت کا العدم جماعت اسلامی کے گرفتار شدہ لیڈروں کو رہا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ صوبائی گورنر ریلوے سٹیشن پر ایک اخباری نمائندہ کے سوال کا جواب دے رہے تھے جو معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آیا گرفتار شدہ لیڈروں کی رہائی کا کوئی امکان ہے؟ گورنر آج بعد دوپہر یہاں چھ دن قیام کرنے کے بعد بذریعہ تیز گام لاہور روانہ ہو گئے۔ آپ ۱۱ جنوری کو گورنروں کی کانفرنس میں شرکت کرنے کراچی آئے تھے۔

لیڈر (بقیہ)

آہ! میں تم کو کیونکر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے۔ دیکھو! میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے۔ اسلام پر ذلت کا وقت آچکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے۔ چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے جس طرح پہلے صحابہؓ کے زمانہ میں چاروں صفات کی ایک خاص تجلی ظاہر ہوئی تھی۔ اب پھر وہی زمانہ ہے اور ربوبیت کا وقت آیا ہے۔ نادان مخالف چاہتے ہیں کہ بچہ کو الگ کر دیں مگر خدا کی ربوبیت نہیں چاہتی۔ بارش کی طرح اس کی رحمت برس رہی ہے۔ یہ مولوی حامی دین کہلانے والے مخالفت کر کے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر یہ نور پورا ہو کر رہے گا۔ اسی طرح پر جس طرح اللہ نے چاہا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۱ و ۱۹۲)

کانگرسی لیڈر پنڈت نہرو کو وزیر اعظم کے عہدے سے ہٹانا چاہتے ہیں

پنڈت نہرو کے جانشین کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا

نئی دہلی ۱۸ جنوری۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کا نائب جلد مقرر کر دیا جائے گا۔ رائٹر نے نئی دہلی کے ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پنڈت نہرو اب اس قابل نہیں رہے کہ وہ وزارت عظمیٰ کی ذمہ داریاں سنبھال سکیں اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان کا نائب جلد مقرر کر دیا جائے۔ اس خبر سے ان قیاس آرائیوں کی تصدیق ہو گئی ہے کہ پنڈت نہرو کی حالت سخت تشویشناک ہے اور ہندوستانی حکام ان کی صحت کے متعلق صحیح حالات کو خفیہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پنڈت نہرو کی صحت کے پیش نظر ہندوستان کی مرکزی کابینہ پہلے ہی یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ نیا انتظام ہونے تک دو سینئر وزراء گلزاری لعل نندا اور مسٹر ٹی ٹی کرشنما چاری اور مسٹر لال بہادر شاستری آپس میں صلاح و مشورہ کر کے وزیر اعظم کا کام چلائیں۔

ہندوستان کے متعدد صوبائی وزرائے اعلیٰ اور کم سے کم دو وزرائے اعلیٰ نے پنڈت نہرو کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی صحت کے پیش نظر اپنی سیاسی اور انتظامی ذمہ داریوں کا بوجھ ہلکا کر دیں۔ ہندوستانی اخبار اسٹیٹسمین نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ ان وزیروں اور وزرائے اعلیٰ نے پنڈت نہرو سے کہا ہے کہ وہ وزارت خارجہ اور لوک سبھا میں قائد ایوان کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائیں کیونکہ ان کے فرائض کی ادائیگی ان کی صحت پر برا اثر ڈالتی ہے۔

اگرچہ یہ تجاویز پنڈت نہرو کی ذمہ داریوں کا بار ہلکا کرنے کے لئے پیش کی جا رہی ہیں لیکن ان کا اصل مطلب یہ ہے کہ پنڈت نہرو کی جانشینی کا مسئلہ ان کی زندگی میں حل کر لیا جائے تاکہ نہرو کے بعد نئی حکومت کا اچانک وجود میں آنا پریشانی کا موجب نہ بنے۔

پاکستانی ہائی کمشنر کو فساد زدہ علاقوں کے دورہ کی اجازت نہیں دی گئی

لاہور ۱۸ جنوری۔ مرکزی وزیر مواصلات خان عبد الصبور خان نے کہا ہے کہ کلکتہ کے حالیہ فسادات میں مسلمانوں کے جانی اور مالی نقصان کے بارے میں ہندوستانی حکام نے جو اطلاعات دی ہیں اصل نقصان اس سے پانچ دس گنا زیادہ ہوا ہے۔

کراچی سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور میں مختصر سے قیام کے دوران خان عبد الصبور خان نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ مجھے کلکتہ کا دورہ کرنے کی اجازت دی جائے اور آپ مشرقی پاکستان کا دورہ کر لیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس تجویز کا جواب نہیں ملا۔ میری یہ پیشکش اب بھی قائم ہے اور میں مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ کو ہر قسم کی سہولتیں دینے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ مجھے بھی کلکتہ کے دورہ میں اسی قسم کی سہولتیں دی جائیں۔ مسٹر صبور نے کہا کہ حکومت ہندوستان نے پاکستان کے ہائی کمشنر کو بھی فساد زدہ علاقوں کے دورہ کی اجازت نہیں دی۔

امریکی ناظم الامور کو زنجبار سے نکل جانے کا حکم

دار السلام (ٹانگانیکا) ۱۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ زنجبار کے صدر عبید کرومہ نے امریکہ کے ناظم الامور مسٹر فریڈرک پیکارڈ کو غیر پسندیدہ شخص قرار دے کر ملک سے نکل جانے کا حکم دے دیا ہے۔ اس سے پہلے انہیں نظر بند کیا گیا تھا۔

چین فرانس سے سفارتی تعلقات قائم کرے گا

پیرس ۱۸ جنوری۔ باخبر سفارتی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فرانس نے امریکہ کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ چین سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ (رائٹر)

درس قرآن مجید

بقیہ صفحہ اوّل

جاری رہتا ہے جس کے بعد نماز عصر ادا کی جاتی ہے۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناسازی طبع کے باعث نماز فجر کے بعد آج کل درس نہیں دے رہے۔ آپ کی جگہ یکم رمضان المبارک سے مکرم مولوی قمر الدین صاحب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دے رہے ہیں۔ مسجد مبارک میں مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے ہیں۔

درخواست دعا

ہمارے سنگاپور کے مخلص مبلغ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری عرصہ ڈیڑھ ماہ سے شانہ اور اس کے ارد گرد کے حصہ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مکرم کو شفائے کامل و عاجل سے نوازے۔"

(سیکرٹری وکیل التبشیر)

درخواستِ دعا

مجھے ۱۲ اور ۱۳ جنوری کی درمیانی شب کو دل کے دو شدید حملے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً افاقہ ہے مگر بلڈ پریشر ابھی زیادہ ہے اور شکر بھی آتی ہے۔ ڈاکٹر رؤف یوسف صاحب کارڈیالوجسٹ میو ہسپتال لاہور گھر پر علاج کر رہے ہیں۔ دوستوں اور احباب کرام درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ میری صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون احسان فرماویں۔ (خاکسار احسان علی ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور)